سکتے ہیں۔ کتاب سینتالیس (۴۷) اصول پر مشتمل ہے۔ ہر اصل کے ماتحت ایمان و یقین، وحی و نبوت، تصوف کی حقیقت۔ اس کے رموز و لطائف۔ وحدت الوجود۔ صوفیا کے مقامات اور دوسرے متعلق پیچیدہ مباحث طریقت و معرفت پر الگ الگ سیر حاصل کلام کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے تین ہی نسخے دستیاب تھے۔ مشہور فاضل مولانا محمد یوسف صاحب کوکنی ایم۔ اے۔ ریڈر شعبۂ عربی و فارسی مدراس یونیورسٹی نے انہیں تین نسخوں کی مدد سے کتاب کو بڑی قابلیت اور محنت سے اڈٹ کیا ہے۔ حاشیہ میں اختلافِ نسخ بتائے گئے ہیں اور شروع میں ایک فاضلانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں مصنف کے خاندانی اور ذاتی حالات و سوانح، علم و فضل، شاعری، اور ان کی تصنیفات کا تذکرہ کیا ہے۔ اس طرح اس کتاب کے طبع ہو جانے سے ہمارے علمی ذخیرہ میں بڑا قابلِ قدر اضافہ ہوا ہے جس کے لئے فاضل مرتب اور مدراس یونیورسٹی دونوں اربابِ علم و ذوق کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

نوبہار عشق۔ از غلام اعزالدین خاں بہادر مستقیم جنگ نامی۔ تقطیع کلاں ضخامت ۱۲۸ صفحات
ٹائپ جلی اور روشن قیمت مجلد للعہ آٹھ روپیہ آنہ

یہ کتاب بھی مدراس یونیورسٹی کی مطبوعہ ہے اور اس کو بھی مولانا محمد یوسف صاحب کوکنی نے مرتب کیا ہے۔ نوابان ارکاٹ کی علم نوازی اور فیاضی کی وجہ سے گویا سوادِ لکھنؤ کے جو خاندان مدراس میں آ بسے تھے، انھیں میں سے ایک خاندان کے چشم و چراغ غلام اعزالدین خاں بہادر نامی تھے جو ۱۱۸۱ھ میں مدراس میں پیدا ہوئے تھے۔ عربی فارسی کی تعلیم مختلف اساتذہ سے اور ان میں اچھی استعداد پائی تھی۔ لیکن شاعری سے فطری لگاؤ تھا۔ اس لئے اردو و فارسی میں اور کبھی کبھی عربی میں بھی بے تکلف اور برجستہ شعر کہتے تھے۔ زیرِ تبصرہ کتاب انھیں کی تصنیف ہے۔ اردو میں خمسۂ نظامی کے جواب کے سلسلہ میں لکھی گئی ہے۔ اس میں فرہاد و شیریں کا مشہور قصہ مثنوی کے طرز میں نظم کیا گیا ہے۔ یہ مثنوی ۱۲۱۱ھ میں لکھی گئی تھی جس کو آج ایک سو اسی برس ہوتے ہیں۔ طرز بیان اگرچہ شگفتہ اور زبان سلیس و رواں ہے لیکن افعال و ضمائر کے اعتبار سے دکھنی زبان کا غلبہ ہے جس سے ایک عام قاری کو جھنجھلاہٹ ہو سکتی ہے۔ لیکن بحیثیت مجموعی زبان صاف اور بے تکلف ہے اور ایسے اشعار بھی بکثرت ہیں جن پر کسی لکھنوی یا دہلوی شاعر کے نتائج فکر ہونے کا